حضرت شیخ محمد محمت عادل الحقّاني

کی صحبت

لوگوں سے بہتر سلوک کریں

اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔
والصلاۃ والسلام علی رسولنا محمدٍ سیدُ الاولین والاخرین۔ مدد یا رسول اللہِ' مدد یا اصحابِ رسول اللہ' مدد یا مشائخین شیخ عبد اللہ داغستانی' شیخ ناظم الحقانی۔ دستور۔
طریقتنا صحبہ والخیر فی الجمیہ۔

ہمارے رسول اللہ ﷺ کا طریقہ، لوگوں کو نرمی کے ساتھ دعوت دینا ہے۔ " اچھے طریقہ سے اللہ (ج ج) کی طرف دعوت دو" (سورۃ النحل: ۱۲۵)۔ ایک شخص جو آپ کے پاس آتا ہے اور سماجی اخلاق کے حساب سے وہ آپ سے محبت اور نرمی دکھاتا ہے۔ بالکل اس طریقہ میں، طریقت کے راستہ میں بھی ایسا ہی ہے۔ شیخ مولانا (ق۔س) نے آہستہ آہستہ لوگوں کی تربیت، اُن کو برداشت کرتے ہوئے، اُن کی برائیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے، اُن کی غلطیوں پر پردہ ڈالتے ہوئے کی ہے۔

اگر آپ لوگوں سے جھگڑو گے تو وہ آپ سے دور چلے جائیں گے، اور اگر وہ کوئی بُرے الفاظ سنیں تو بھی دور چلے جائیں گے۔ لوگوں سے بات کرنے کے کئی طریقے ہیں۔ جو ہم پر فرض ہے وہ یہ ہے کہ ہم انھیں برداشت کریں۔ اللہ (ج ج)، ہمارے رسول اللہ ﷺ کی زبانِ مبارک سے فرماتے ہیں، "ایک شخص کی ہدایت کا باعث بننا، ساری دنیا حاصل کرنے سے بہتر ہے"۔ اسلئے جلدی سے جوش میں آ کر لوگوں کے احساسات کو تکلیف دینے کی ضرورت نہیں۔

ہمیں اچھے الفاظ کے ساتھ محتاط رہنا چاہئے یا اُن کو اچھائی سے بھیج دینا چاہئے، اگر کچھ نامناسب بات ہو جائے۔ اُنھیں خوشی سے وداع کرنا، یہی زیادہ مناسب ہے۔ لوگ کچھ کام، خدمت کی نیت سے کرتے ہیں لیکن کبھی یہ اس کے متضاد بھی ہوتا ہے۔ اسلئے جو اس طریقت میں ہیں، اُنھیں لوگوں کو برداشت کرنا اور لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنا چاہئے۔ ہمارے مشائخ اور رسول اللہ ﷺ ایسے ہی نصیحت کرتے ہیں۔ چلیں ہم لوگوں کو جتنا زیادہ برداشت کر سکتے ہیں اتنا کریں۔

صبر اچھا ہوتا ہے۔ لوگوں میں صبر باقی نہیں رہا۔ لوگوں کو ایک دوسرے کے خلاف کرنے، شیطان چھوٹی سے چھوٹی کمی کو بھی ابھارتا اور اچھائیوں کو چھپاتا ہے۔ اسکے برعکس، ہمارے رسول اللہ ﷺ اور مشائخ بُرائیوں کو چھپاتے ہوئے، ذرا سی بھی اگر کوئی اچھائی نظر آئی تو اسکو ابھارتے ہیں۔ انشاء اللہ، اللہ (ج ج) ہمارے مددگار ہوں۔ یہ صرف طریقت کے لوگوں کی ضرورت نہیں بلکہ تمام مسلمان دنیا کی ضرورت ہے۔

اللہ (ج ج) فرماتے ہیں کہ شیطان ہمارے درمیان بغض، نفرت اور تعصب ڈالنا چاہتا ہے۔ بغض اور تعصب - یعنی وہ ایک دوسرے کے دل میں نفرت ڈالنا چاہتا ہے۔ یہ وقت بالکل شیطان کی مرضی چلنے کا ہے۔ ساری اسلامی دنیا میں لوگ ایک دوسرے کے خلاف خنجر کھینچے ہوئے ہیں۔ وہ بغیر ضرورت کچھ باتیں بنا لیتے ہیں اور مسلمان ایک دوسرے کے خلاف ہو جاتے ہیں۔

اسکی وجہ یہ ہے کہ لوگ مسلسل خود کو انفرادی جنگ کے لئے تیار کرتے رہتے ہیں۔ وہ خود کو تیار کرتے ہیں، ”اگر اُس نے ایسے کہا تو میں یہ کروں گا"۔ جبکہ آپ کو یہ سونچنا چاہئے، ” میں کوئی بُری بات نہیں کرونگا، میں کسی کو ناراض نہیں کرونگا، جب آپ لوگوں کے درمیان جائیں۔ جب یہ بات ہو گی تو سماج بہت خوبصورت بنے گا، اسلامی دنیا بہتر ہو گی اور اللہ (ج ج) ہم سب سے راضی ہونگے۔

اللہ (ج ج) ہماری مدد اور رہنمائی فرمائیں۔ بے شک یہ آخری زمانہ ہے اور ہر کوئی ایسا نہیں کر سکتا۔ لیکن جو اس طریقت میں ہیں، وہ اپنے نفس کی تربیت کریں اور اپنے نفس کو قابو میں رکھیں۔ یہ اللہ (ج ج) کے پاس بہت ثواب رکھتا ہے۔ اللہ (ج ج) ہمارے مدد گار ہوں۔

و من اللہ التوفیق۔ الفاتحہ۔

حضرت شیخ محمد محمت عادل
۱۰ اکٹوبر ۲۰۱۷ / ۲۰ محرّم ۱۴۳۹
صبح نمازی، اکبابا درگاہ۔